

بِقُدْرَتِهِ تَصَدَّقُوا كَمَا أَنَّ اللَّهَ يُبَدِّلُ قُلُوبَ مَنْ يَشَاءُ لِيَعْلَمَ مَا تَكْتُمُونَ

ادارہ التحریر
ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقا پوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

بکری

ہفت روزہ
قادیان

سالانہ
مالک غیر
۱۰ روپے
۱۵ روپے

تمہارے لئے دوسری
قدرت کا بھی دیکھنا
ضروری ہے اور اُسے کا
انتمہارے لئے بہتر
ہے۔ کیونکہ وہ داعی
ہے جسے کا سلسلہ
قیامت تک منقطع
نہیں ہوگا۔ (الوصیۃ منہ)



شبلیہ مبارک حضرت شیخ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول

میں خدا کی طرف سے
ایک قدرت کے رنگ
میں ظاہر ہوا اور میں خدا
کے ایک مجسم قدرت ہوں
اور پورے بعد بعض اور
وجود ہونگے جو دوسری
قدرت کا مظہر
ہوں گے۔ (الوصیۃ منہ)



شبلیہ مبارک حضرت شیخ مولانا ناصر محمد صاحب خلیفۃ المسیح اثنی عشر

قدرت ثانیہ اکثر تین مظہر



شبلیہ مبارک حضرت مولانا امجد علی صاحب خلیفۃ المسیح اثنی عشر

جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریر کی روشنی میں

ذیل میں افادہ اجاب کی خاطر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ایسے واضح اور اہم ارشادات نقل کئے جاتے ہیں جن سے آفتاب نیروز کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں بھی خلافت علی منہاج نبوت کا قیام کتنا ضروری اور ناگزیر ہے۔ نیز یہ کہ ان مفید اور ہمیشہ قیمتی حوالہ جات کی موجودگی میں غیر مباینین حضرات کا نظام خلافت سے انکار کرنا ناروا ہی نہیں بلکہ ضد اور سراسر ہٹ دھرمی کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان واضح ارشادات پر کما حقہ غور کرنے اور حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایڈیٹور

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱۲)

۷

جماعت کے لئے واجب الاطاعت امام

”اگر ہندوستان میں دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لیں کہ اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مقصد یہ بھی ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسبتاً ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رحم تاراں کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یاد ہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے، اسلئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اور جو لوگ جماعت سے ابھی باہر نہیں دراصل وہ سب پرانے طبع اور پرانے خیال میں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔“

(رسالہ پیام رخ قطع خورد صفحہ ۲۰-۲۱)

۸

خلیفہ ظل رسول ہوتا ہے

”چونکہ کسی انسان کے لئے بھی دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشراف و اولیٰ ہیں غلط طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(رسالہ پیام رخ قطع خورد صفحہ ۲۱)

۹

قرآن کریم میں دائمی خلافت کا وعدہ

”ان آیات کو اگر کوئی شخص قائل اور خود کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو قرآن مجید میں کبھی

تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شوق ظہور میں آجائیں۔“

(سبزا شہزادہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

۱۲

خلیفہ اور اس کا اولین کام

”موصوفی نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مشاقتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از دستہ کام ہوتا ہے۔“

(انجاء الحکم ۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء)

۱۵

ایک حدیث اور اس کی تشریح

”ثم یسافر المسلمین الی الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق“ یعنی پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔“

(حمامۃ البشری ص ۲۵)

۱۶

ذریعہ طیبہ میں ایک جامعہ کا وعدہ

”اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد کے

مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گری ہوئی جماعت کو سنبھال لینا ہے پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا نافرمانی کے اس مجزہ کو جو کھینچا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کی موت ایک ہی وقت میں ہوئی تھی۔ اور بہت سے باوید نشین نادان مزبور ہو گئے۔ اور صبا بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اس کو نابود ہوتے ہوئے بھروسہ قائم کیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَ لَیَمَکِنَنَّ لَہُمْ دِیْنُہُمْ الَّذِیْ اَرْتَضٰی لَہُمْ وَ لَیَبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہُمْ اَمْنًا ط (الوصیت صفحہ ۶۱۵)

۱۲

دو قسم میں

”سو اسے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو قدریں دکھاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشخبریوں کو پال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔“

(ایضاً ص ۶)

۱۳

نزول رحمت

”دوسرے طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے میں بنا کر نجات پاجائیں۔ سو خدا

۱
خدا تعالیٰ کی ایک قدیم سنت

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔۔۔۔۔ جس رانندگی کو وہ دینا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخریبی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور شٹھ اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ سبھی اور شٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زدہ میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اسببہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمری ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دو سری

مقالات اور

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا واضح مسلک

ذیل میں حضرت حاجی المصطفیٰ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مفید اور کارآمد حوالے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ جن پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی جہاں یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت اہلحدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا کیا مسلک تھا۔ وہاں اکابرین غیر مبایعین کی ان خفیہ ریشہ ودانیوں کا پردہ بھی چاک ہو جاتا ہے جو انہوں نے عہد خلافت اولیٰ میں ہی شروع کر دی تھیں۔ ایڈیٹر

۶

ایک ناقابل فراموش نکتہ

ایک نکتہ قابل یاد سنا ہے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے مرک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت تھی ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے۔ یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہا ہے۔ (بدر ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء)

۷

انجمن یا ایک واجب الملاحظت خلیفہ

”ابشرا ممتا واجدا ننتبعہ۔ امام ایک ہی ہونا چاہئے تاکہ وحدت قائم رہے اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ایک کی اطاعت کو گراہی اور معصیت کا موجب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اُسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے۔ خدا اُسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو۔ شورے اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں۔ کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے“ (درس القرآن صفحہ ۵۷۲)

۸

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کے ساتھ وابستگی کی تلقین فرمائی اپنی وفات سے چند روز قبل آپ نے فرمایا کہ: ”خلیفۃ اللہ ہی بنانا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا“ (پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

۹

آخری تحریر کی وجہیت

”میرا جانشین متقی ہو، ہر دلعزیز، عالم باعمل، حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشا درگذر کو کام لاوے۔ میں سب کا نیریزا تھا۔ وہ بھی نیریزا رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری ہے والسلام“ (الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

۱۰

خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

”خلافت کبھی کسی کا سودا اور نہیں تم اس بکھڑے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنا تا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مرنے جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا“ ”تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں معزول کی طرح معزول کر کے“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

۱۱

خلیفہ پر اعتراض کرنا سعادت مند ہی نہیں

”میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دیکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا جس نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے جاہل نبی! اے خلیفہ! اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا... مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھیل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آفرین آدم کے لئے سجود کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کو فریاد فرشتہ بھی ہو تو میں اُسے کبھی ڈول گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابناء اور دستگیر کو اپنا شمار بنا کر اہلحدیث بننا ہے تو پھر یاد رکھیے کہ انہیں کو آدم کی خلافت سے کیا پھیل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرے تو میری مندرجہ ذیل آیت سے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے لے گی“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

کھول کر سناؤ! اب اگر اس معاہدہ کے خلاف کر دے تو خلیفہ صمد نفاقا فی قلوبہم کے مصداق ہو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنا دیا۔ اس لئے کہ تم میں میں حاضر نہیں ہو جاؤ۔ جو بار بار کھڑے ہو رہے ہیں۔ میں نے نہیں سنا تھا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں“ ”خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کڑے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہاں بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں بالکل تمہاری پڑاہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔۔۔۔۔۔ مجھے ضرور پتا چلے گا کہ تمہارا مقصد کیا ہے۔ اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا مقصد دیکھتا ہوں۔ دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں، تم اپنے پہلے وعدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ جلد بازی سے کوئی نغزہ منہ سے نکالنا آسان ہے مگر اس کا ننگا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیار کی نسبت ہمیشہ کر سکتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ اختیار اور مزاحمت مجھ سے بڑھ کر آئے“ (اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

۱

اسٹیکر خلافت کیلئے آپ کی کون سی خدمت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بارکات خیر خلافت میں ہی جب کچھ خدمت پر داز لوگوں نے منصب خلافت کو گراہا یا تو حضور نے اعلان فرمایا کہ:- ”تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا ہوں جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ بلکہ میں اپنے پیروں کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں“ (اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

خلیفہ کے نہیں اسطاعت کاملہ نیز فرمایا کہ:- ”کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھنا یا پھر بیعت لینے ہے۔ یہ کام تو ایک طائر بھی کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے“ (ایضاً)

۲

معرفت کا ایک نکتہ

”حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ ہمیں کھول کر سنانا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص (مقبولین صدر ائین اہلحدیث ناقص) کو فرمایا کہ تم ہمیں خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک سبھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چہرہ کو بانٹ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اس کو اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ عرفیت چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مخالف ہے۔۔۔۔۔۔ پس تم کان

۱۲

خلیفہ تمہارا بنانا ہے

”مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میری کسی انجمن کو اس کا پتا بچھا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس تم کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر خود کتا بھی نہیں۔ اور نہ اس کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کر مجھ سے چھین لے“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

آیت اختلاف میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے مختلف مشکلات کو قائم فرمایا کیا ہے

مجددیت عظمیٰ اور خلافت عظمیٰ اب تا قیامت صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور کامل امتی بن کر جنسیت میں مجید خدائی خلیفہ قرار دیا ہے

نئی صدی کے سر پر پہلے مجددین کی طرح کسی نئے مجدد کی آمد کا ال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ خلافت راشدہ اور خلافت ائمہ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام کی نہایت اہمیت کا اظہار فرمایا

فرمودہ ۲۷ اثناء ۱۳۵۸ھ (مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

منورہ خانمہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-
 قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
 فَإِن تَوَلَّوْا فَمَا عَلَيْهِم مَّا حَسَلْ
 لَكُمْ مِمَّا حَسَلْتُمْ وَإِن تَطِيعُوا
 تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
 الْمُبِينُ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسِّرَنَّ لَهُمْ
 الْأَرْضَ كَمَا اسْتَحَقَّتْ أَلْسِنُهُمْ
 فِيهَا مِن قَبْلِهِمْ وَلَيَسِّرَنَّهُمْ لِيُخْرِجَهُم
 إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي كَفَرُوا فِيهَا
 لَن يَسِيرًا وَمَنْ كَفَرَ لَعَنَهُ اللَّهُ
 فَآبَاؤُهُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا (النور - ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں

اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ذمہ داری ہے کہ وہ کھول کر الہی احکام اور شریعت کے ارشادات کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور مومنوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان احکام کی بجا آوری میں اطاعت کا مل کا نمونہ دکھلا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ اگر تم کاملی اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو ان راہوں کی طرف ہمیں ہدایت دی جائے گی جن پر دلی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور یہ بھی وعدہ دیا گیا کہ اگر تم کاملی اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بشری کمزوریوں کے پیش نظر خلافت حقہ کا نظام تم میں جاری کرے گا۔ اور ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کا تعلق بختیہ اور کاملی طور پر اپنے رب سے ہو گا۔ وہ

اپنے اور تمہارے رب کے منشاء کے مطابق تمہاری راہنمائی کرتے رہیں گے۔ اور تمہیں سہارا دیتے رہیں گے۔ تمہاری غفلتوں، استغیروں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور ان نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتے رہیں گے جو حالات حاضرہ کا تقاضا ہو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بہت سے احکام دئے ہیں ان میں سے

ایک حکم تو یہ ہے کہ ہم ملکی قوانین کا احترام کریں۔ اور حکومت و ملت کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی بنیاد اسلامی احکام کے مطابق ہے۔ یعنی اطاعت قانون اور حکومت و ملت سے تعاون (گو ظاہر میں اس کا تعلق سیاست سے ہے البتہ ہمیشہ ہم پر یہ آوازے کے جاتے رہے ہیں کہ ہم خود شاد بولوں کی جماعت ہو۔ لیکن ایسے آوازے کسے دئے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم دنیا سے کوئی محبت اور پیار نہیں رکھتے۔ لیکن ہمیں اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو گزاریں خواہ دنیا جو مرضی سمجھے جو مرضی کہے اس سے ہر ضرر جماعت کا فرض ہے کہ وہ

ملکی قانون کا احترام کرے اور ہر جائز اور معروف کام میں حکومت و ملت کے ساتھ تعاون کرے۔ کسی قسم کے فتنہ کا باعث نہ بنے امن اور صلح اور راستی کی فضا جیسا کہ دنیا کی ہر عقل مند حکومت اپنے ملک میں قائم کرنا

چاہتی ہے امن اور صلح کی فضا کو قائم کرنے کے لئے حکومت و ملت کے ساتھ تعاون اور تعاون کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ شاید دنیا کے ایک حصہ کو خوش کر سکے لیکن یقیناً وہ اپنے رب کو ناراض کرنے والا ہو گا پس ہم حکومت سے تعاون اور قانون کی پابندی اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں کتابتہ کہ اس کا رو۔ ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا اور اللہ کی ناراضگی کی ہمیں زیادہ پروا ہے۔ یہ نسبت ان ناراضگیوں کے جن کا اظہار بعض دنیا داروں کی طرف سے ہوتا ہے ایک دوسرا حکم

جو اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے بنیادی حکم کے تحت ہمیں ملتا ہے۔ (ایسے سینکڑوں احکام ہیں۔ میں اس وقت ان میں سے دو یا تین کو بول گیا) ایسے لفظوں کا تربیت اور اپنے بچوں اور خاندان اور اپنے ماحول کی تربیت سے جب اللہ تعالیٰ کے نامور کا زمانہ گزر جاتا ہے تو وہ بے فتنہ نہیں جو خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسا اور غمناک اور غضب رکھتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ یہی نسل ہم سے ہے۔ اور وہ ہم سے ہی نکلے گی۔ اب تیسری نسل پر حملہ اور ہجو کرنا اس مقدمہ میں اپنی تحریک کو ناکام کر دینا جس مقصد کے لئے اسے کھڑا کیا گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے بعض گھروں میں بدعات اور رسوم رائج ہو رہی ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ میری ذاک میں بعض دفعہ اس قسم کا

سوال بھی ہوتا ہے کہ نفوذ اور گندے کونے جائز ہیں یا نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تربیت میں ایک حد تک کمی آگئی ہے۔ ان گھروں میں۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارا سارا لڑکھن اور ہمارا سارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ وہی ہمارا سہارا ہے اور انہی نے ہمیں ہماری ہر ضرورت اور کمزوری کے وقت سہارا دینے کے لئے جن راہوں کو جن طریقوں کو تجویز کیا ہے وہی طریقے صحیح اور درست ہیں اور ان سے اور صبر اور صبر ہونا خدا کے غضب کا موجب بن جائے۔ احکام شریعت کی پوری پابندی اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کاملی اتباع ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہماری بولیوں کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے بچوں کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے ماحول کے لئے ضروری ہے اور یہ ذمہ داری زیادہ تو جماعت کے اس گروہ پر پڑتی ہے جو عمر کے لحاظ سے انصار کہلاتے ہیں۔ جماعتی نظام میں بھی انہیں کا اثر اور نفوذ زیادہ ہوتا ہے۔ عمر کے ہوتے ہیں زیادہ تجربے والے ہوتے ہیں۔ جماعتی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ یہ تو وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوستوں کی گمراہی نہیں دیکھتے۔ ہمیں سہنی سکتی اگر وہ بدایت پاجائیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے ان تمام احکام کی اللہ تعالیٰ اور اس کی توفیق سے بجا آوری کی اطاعت اور توفیق حاصل کی۔ اور ان احکام پر اسے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے بچوں کو اور آپ کے ماحول کی ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی ہے۔ مٹی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں

کہ خلافت اسلامی کا سلسلہ اپنی ترقی اور تنزیل یا اپنی جلالی اور جہانی حالت کی رو سے خلافت اسرائیلی سے بلکل مطابق و مشابہہ و مماثل ہو گا اور یہ بھی بتلادیا کہ نبی امی عربی مثیل ہوئے ہے۔ تو اس ضمن میں قطعی اور یقینی طور پر بتلادیا گیا کہ جیسے اسلام میں سر و نثر انہی خلیفوں کا مثیل کسی ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تخت عزت کے اول درجے پر بیٹھنے والا اور تمام کام عدل اور اپنی روحانی اولاد کا مورث اسے ہے۔ صلوات اللہ علیہ وسلم۔ ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت نامہ وہ مسیح بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بلکہ ربی سیبی مذات سے رنگین ہو گیا ہے۔

(ازالہ اولیٰ طبع اولیٰ ۹۱۴ - ۹۱۳)

اسی مضمون کو بیان فرماتے ہوئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ خلافت میں اول درجہ کا مقام رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنا چاہتا ہوں تو خلیفۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سچے اور کامل طور پر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وارثت

اور کسی کی نہیں اس لئے آپ کو خلافت عظمیٰ حاصل ہے اور اگلے آپ مجدد اعظم ہیں مجتہد اعظم موسیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں۔ نیچر سیکولر کالج میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سحائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سحائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔“

(نیچر سیکولر کالج میں)

اور آپ نے اس کی وفات کرتے ہوئے فرمایا ساری دنیا کو تاریکی اور ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لانے کا کام سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے نہیں کیا بلکہ انبیاء اپنے اپنے زمانہ اور اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث ہوئے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی اور ان قوموں کو بھی جن کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے زمین

دی ایک محدود وقت اور زمانہ میں ایک خاص قوم کو انہوں نے ظلمات سے نکال دیا اور ان کی اسخندہ اوکے مبطون اور رہائی سے منور کیا۔ مگر ایک ہی شخص دنیا میں پیدا ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوا اور اب قیامت تک کے لئے جو مجدد بیت عظمیٰ کے مقام پر

تمام اور فائز رہے گا اور ساری دنیا کو تاریکی اور ظلمت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے نور کی طرف کھینچ کر لانے کا کام اس مجدد اعظم کے سپرد ہے۔ اور اسی لئے وہ مجدد اعظم ہے

تو اب خلافت عظمیٰ اس سلسلہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

اپنے رنگ میں محدود وقت کے لئے اور نبی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے مجدد اور خلیفہ تھے لیکن ساری دنیا میں ایک ہی مجدد اعظم تھا اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مشابہت نامہ کے متعلق جو آیت اختلاف میں کھما کے لفظ میں پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”اگر اس مشابہت سے مشابہت نامہ مراد نہیں تو کلام عبثہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شریعت موسوی میں جو وہ سو برس تک خلافت کو سلسلہ مستند رہا۔ صرف بیس برس تک اور صمد ہا خلیفہ روحانی اور ظاہری طور پر ہوئے۔ نہ صرف چار اور پھر ہمیشہ کے لئے قائم۔“

(مشابہت القرآن مشابہت)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

”کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نسبت توبہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت اور اللہ کا زمانہ برابر جو وہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل اور افضل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا ہر من قیامت تک قائم ہے اس کی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود ہیں۔۔۔۔۔ اور صمد کہ تم کے لفظ سے یہ جتنا بھی منظور ہے کہ سچے نبی وہی لوگ خلیفہ مقرر کئے گئے تھے کہ جو ایماندار اور نیکو کار تھے اور تم میں سے بھی ایماندار اور نیکو کار ہوا مقرر کئے جائیں گے۔“

(مشابہت القرآن صفحہ ۲۳۰-۲۲۹)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

”بلکہ اگر مجھ سے حفاظت ظاہری حفاظت خود اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے ہے اور یہ مورخ سنہ ۱۱۰۰ھ کے توفیق ہو سکتی ہے کہ جب قسا قسا قسا نامی رسول آئے جن میں ظلی طور پر رسالت کی تمام نشانیوں موجود ہیں

اور جن کو وہ تمام برکات دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی ہیں جیسا کہ ان آیات میں اس امر عظیم کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَاكَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ“

(شہادت القرآن مشابہت)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

”ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دنیا میں اگر زمین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا توبہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک جھار پڑ جاتا ہے اور حق فالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھانے کیلئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفہ آتے ہیں۔۔۔۔۔ مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امرت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قریم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسلا تھے اور ان کی توریث نبی اسرائیل کی توبلیغ کے لئے کامل تھی۔۔۔۔۔ لیکن ہمارے اس کے بعد توریث کے صمد ایسے نبی نبی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی ہی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔“

پھر فرماتے ہیں :-

”چنانچہ توریث کی تائید کیلئے ایک ایک وقت میں چار چار نبی بھی آئے جن کے آئے تھے اب تک باقی شہادت کے لئے ہے (شہادت القرآن طبع اولیٰ ۱۹۱) پھر اسی مشابہت نامہ کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں :-

”خدا نے تم میں سے بعض نیکو کار ایران و اردن کے لئے یہ دلدہ پھر رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کرے گا۔ انہیں کی مانند جو پہلے کرنا رہے

خدا نے تم میں سے بعض نیکو کار ایران و اردن کے لئے یہ دلدہ پھر رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کرے گا۔ انہیں کی مانند جو پہلے کرنا رہے

۔۔۔۔۔ یہ تو ظاہری طور پر شہادت ہے مگر جیسا کہ آیات قرآنیہ میں عادت اللہ جاری ہے اس کے نیچے ایک باطنی معنی بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ باطنی طور پر ان آیات میں خلافت روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الہیہ دونوں سے اٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ دُورہ دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرنا رہے گا کہ جن کے ہاتھوں پر روحانی طور پر لغت اور فتح دین کی ظاہر ہو۔ اور حق کی طرقت اور باطل کی ذلت ہو تا ہمیشہ دین اپنی اصل تازگی پر خود گزار ہے اور ایماندار مخلصانہ کے پھیل جانے اور دین کے محفوظ ہو جانے کے اندیشہ سے اس کی حالت میں آجائیں۔“

(برائین احمدیہ طبع اولیٰ ۲۳۰-۲۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گھما کی نفسیہ

شکستہ ہونے سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں جس قسم کے جس رنگ کے جس زمانہ تک جن ذلتوں کی تحدید کے ساتھ خلفاء پیدا ہونے سے بالکل اسی طرح امت محمدیہ میں پیدا ہونے سے امت موسویہ کے خلفاء کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہاں ہمیں کسی قسم کے خلفاء نظر آتے ہیں ایک وہ سلسلہ تلافی ہے جو خودہ خلفاء پر مشتمل ہے جن کے لئے اور اپنی امت میں بڑے خلیفہ اور مجدد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے اور جن کے چودھویں اور سب سے آخری خلیفہ اور مجدد حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امت محمدیہ میں بھی اس قسم کی خلافت اور تجدید دین جاری رہی ہے۔ یعنی اس لفظ لگانے سے ایک ایسا سلسلہ امت محمدیہ میں پیدا ہوا جس سلسلہ تجدید دین کے مجدد اعظم جنہیں خلافت عظمیٰ حاصل تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے بعد سب خلیفہ حضرت ابو بکر تھے اور حضرت ابو بکر کا ایک کا علی شہادت حضرت یوشع بن نون تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سب خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس شہادت

پر بحث کی ہے جو حضرت ابو بکرؓ کی حضرت یوشع بن نون کے ساتھ تھی۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ آخر میں میں ہوں اور میری مشابہت کاملہ حضرت مسیح ناصری سے ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ایک سلسلہ سے عرصہ پر امتد ہو (چودہ سو سال پر) تو ہر ایک کڑی کو سے کہ تفصیلی بحث کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں کیونکہ تاریخ نے ان واقعات کی تفصیل کو محفوظ نہیں رکھا لیکن

خدا کی حکمت کا لہ

سنی پہلی کڑی کی تاریخی تفصیلات کو محفوظ رکھا اور آخری کڑی کی تاریخی تفصیلات کو بھی محفوظ رکھا۔ یعنی یوشع بن نون کے متعلق بھی ہمیں تفصیلی حالات معلوم ہیں اور حضرت مسیح ناصری کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں جو آپ کے حسابہ اب بھی زندہ ہیں انہوں نے تو انہی آنکھوں سے دیکھا جو دیکھا اور ان کے بعد آنے والی نسل سے ان کے سامنے بھی باہر بارہ تفصیل آتی ہے اور اس تفصیل کو جاننے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کن رنگوں میں اور کس طریق پر

ایک کامل مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام

رکھتے ہیں وہی حالات آپ کی زندگی پر گزرے جو حالات حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر گزرے۔ اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلہ خلافت اور اس سلسلہ مجددین کا میں آخری خلیفہ ہوں سب سے آخری آنے والا۔ میرے بعد اس سلسلہ میں کوئی مجدد یا نہیں ہوگا بشمولیت ہمارے مجدد اعظم اس سلسلہ کے خلفاء چودہ تھے اور چودہ کا عدد میں نے پورا کر دیا۔ اور آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ جس طرح وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت مسیح ناصری تک جو آپ کے آخری خلیفہ تھے تیرہ خلفاء پیدا ہوئے جن کے بعد سے بارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور تیرہوں

سے باب سدائیسے کا وجہ ہے آپ کی قوم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ان کے پاس ہی اسرائیل میں سے ہیں تھے ان کی طرح امت محمدیہ کے تیرہ خلفاء میں سے پہلے بارہ اسی مشابہت کے ساتھ کہ جس سے تشریح میں سے ہوئے اور ضروری تھا کہ تیرہوں میں تیرہوں سے نہ ہوتا اور نہ مشابہت قائم نہ رہتی اور وہ میں ہوں موعود مجتہد کا دلچسپ کرنے والا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے اس سلسلہ

کے آخر میں خود کو قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے حوالے ہیں یہاں چند کو دیکھئے۔ منتخب کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام فرماتے ہیں:-
 ”ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے پہلے ہے سلسلہ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھے۔ (تحفہ گوڑویہ جلد اول طبع اول روحانی خزائن جلد ۱ ص ۱۹۱)

پھر آپ اسی کتاب میں لکھتے ہیں:-
 ”اس سلسلہ مسادات سے لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اسلام کے مسیح موعود سے جو شریعت اسلام کا آخری خلیفہ ہے مشابہت رکھتے ہیں“ (تحفہ گوڑویہ جلد دوم روحانی خزائن جلد ۱ ص ۱۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:-
 ”چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ جب وعدہ گنا استخلاف الذیین میں نبیہم آخری خلیفہ اس امت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں آئے گا۔“

(تحفہ گوڑویہ جلد ۱ ص ۱۹۲)

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں:-
 ”اور مشابہت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھا۔ اور مشابہت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح قائم ہوا محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے“

(تحفہ گوڑویہ جلد ۱ ص ۱۹۳)

پھر آپ حضرت موسیٰ کی شریعت اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور مکمل شریعت پر فرماتے ہیں کہ شریعت میں ظاہر ہوئی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”ایک شریعت موسویہ و موسوی شریعت محمدیہ اور ان دونوں سلسلوں میں تیرہ تیرہ خلیفے مقرر کئے ہیں“ (تحفہ گوڑویہ جلد دوم روحانی خزائن جلد ۱ ص ۱۹۲)

پس اس واسطے

سوائے اس کے جو اس کے ظاہر معنی ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی انکا سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفے ہیں اور میں آخری ہوں اور معلوم ہوا کہ اس آخری کے اور کوئی معنی

نہیں ہو سکتے اور اس سلسلہ خلافت میں کسی اور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب میں کچھ حوالے اس ضمن میں اور دیکھتا ہوں

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام تحفہ گوڑویہ میں فرماتے ہیں:-
 ”جس آیت میں دونوں سلسلوں یعنی سلسلہ خلافت موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مشابہت ثابت ہے یعنی جس سے قطعی اور یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ سلسلہ نبوت محمدیہ کے خلیفے سلسلہ نبوت موسویہ کے مشابہہ و مماثلین ہیں وہ آیت یہ ہے وَعِزَّةَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعِزَّةَ الَّذِیْنَ لَمْ یَخْلُقُوْهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْكُمْ اِنَّ شَرِکَاتِ السُّیْنِ یَعِیْبُوْنَ تَبٰلِیْغَهُمْ تو ہمیں ماننا نہ ہے جو ان دونوں سلسلوں کے خلیفوں میں مشابہت ضروری ہے اور مشابہت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے اور مشابہت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح قائم ہوا محمدیہ ہے جو سلسلہ خلافت محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے“

(تحفہ گوڑویہ طبع اول ص ۱۵۰-۱۵۱)

پھر آپ فرماتے ہیں (یہ بھی اسی کی وضاحت میں)

اور پھر خدا نے محمدی سلسلہ خلیفوں کو موسوی سلسلہ کے خلیفوں کے مشابہت سے کہ عبادت طہر پر سمجھا دیا کہ اس سلسلہ کے آخر میں بھی ایک مسیح ہے اور درمیان میں بارہا خلیفے ہیں۔ تا

موسوی سلسلہ کے مقابلہ میں اس سلسلہ میں چودہوں کا عدد پورا ہو رہی بشمولیت حضرت موسیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(تحفہ گوڑویہ طبع اول ص ۱۵۱)

پس اس سلسلہ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

چودہوں خلیفہ کی کوئی گنجائش نہیں

اگر آپ کو شکی کہ جسے تیرہ ہوں خلیفہ کی اس سلسلہ خلافت میں کوئی گنجائش نہیں پھر آپ فرماتے ہیں:-

”اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تھے تیرہ اور تیرہ سلسلہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار دیا جیسا کہ نص صریح اس پر ثابت کرتی ہے۔ پس وہ جبہ بڑا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہوگا کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے۔ جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ

علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تاکہ یہ دونوں سلسلے باہم مطابقت ہو جائیں اور تاکہ وعدہ مشابہت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے۔ جیسا کہ امر مشابہت گنا کے لفظ سے ظاہر ہے جو آیت میں موجود ہے۔“

(ترجمہ خطبہ الہامیہ طبع اول ص ۵۲-۵۱ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۹۲-۹۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”اور پھر اسوالمی کے سورۃ مرسلات میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کی ایک بھاری علامت یہ ہے کہ ایسا شخص پیدا ہو جس سے رسولوں کی حدت ہو جائے (میں آپ نے فرمایا ہے کہ یہاں رسولوں سے مراد اس سلسلہ کے خلفاء ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں جو مجدد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ ہیں جن میں سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کے آخر میں اور چودھویں اور آخری اور چودھ کے عدد کو پورا کرنے والے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام ہیں آپ فرماتے ہیں:-

”یعنی سلسلہ استخلاف محمدیہ کا

آخری خلیفہ جس کا نام مسیح موعود اور محمدی موعود ہے ظاہر ہو جائے اور وہ آیت یہ ہے وَ اِذَا تَوَسَّسَ الْاَقْتَتَ یعنی وہ آخری زمانہ جس سے رسولوں کے حد کو تعیین ہو جائے گی۔ یعنی آخری خلیفہ کے ظہور سے

تضاد قدر کا اندازہ جو ہمیں کی قدر کی نسبت صحیح تھا ظہور میں آجائے گا۔ اور اس جگہ خلفائے سلسلہ محمدیہ کی تعیین مطلوب ہے۔۔۔۔۔

گویا یوں فرماتا ہے وَ اِذَا تَوَسَّسَ بَیْنَ تَدْوَانِهِمْ وَ جَدِّدْ دَعْوَتَهُمْ وَ خَلِیْفَتُهُمْ اِخْتِارًا اَلَّذِیْ هُوَ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ فَاِنَّ اٰخِرَ نَبِیِّیْ لَیْبَعِیْنُ مَعْدًا اِنْ اٰتٰکَ الشَّیْءَ وَ لَقَدْ اَدْرَاکَ فَهَیْزًا مِّنْهُ اَلَّذِیْ اِنْ اِذَا تَوَسَّسَ تَمَّتْ“

(تحفہ گوڑویہ جلد دوم روحانی خزائن جلد ۱ ص ۲۶۷-۲۶۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:-
 ”یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ اور تیرہ سلسلہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار دیا جیسا کہ نص صریح اس پر ثابت کرتی ہے۔ پس وہ جبہ بڑا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہوگا کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے۔ جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے آئے داسے
 خلفائے راشدین و محمدیوں اور آپ کے بعد آنے
 والے خلفاء راشدین و محمدیوں (جو آپ کے فضل
 کے طور پر مبعوث ہو گئے) پر مشتمل ہے۔ پس
 خلافت راشدہ و جنتوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک
 وہ خلفاء و محمدیوں جو چودہ محمدیوں کی شاخ میں
 منسلک ہوئے۔ کیونکہ سارے خلافت راشدہ کا
 حصہ ہیں اور ایک وہ خلفاء راشدین جو اس
 سلسلہ میں منسلک نہیں ہوئے اور اس سے
 باہر رہے۔ لیکن ہیں وہ بھی خلفائے راشدین
 جیسے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ
 رضوان اللہ علیہم اجمعین یا مشاؤہ

خلافت راشدہ کا مادہ

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزار سالہ محمدی
 کے زمانہ میں ظاہر ہوئی تھی۔ جو ایک دوسری
 شاخ خلافت راشدہ کی ہے جو پہلی آدمی تھی
 اور پہلی چاہی ہے۔

پس گناہ کے لفظ میں جس خلافت کا مادہ
 دیا گیا ہے اس کا پہلا سلسلہ جیسا کہ میں نے
 بتایا ہے (۱) دو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے
 ایک وہ سلسلہ جو چودہ پر مشتمل ہے جس کے
 پیدائش امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 میں محمد و انصاف کی حیثیت سے ہے۔ اور جس کے
 آخر میں مسیح موعود علیہ السلام ہیں قرآنی
 فی محمد کی حیثیت میں۔ دراصل آپ اپنے
 کے رتبہ اور مقام کا انحصار ہی اس فانی
 محمد پر ہے۔ لوگ سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ
 اعتراض پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں کامل طور پر ظاہر ہو کر آپ ہی کا نام محمد اور
 احمد نہ پاتے تو آپ کو یہ مقام حاصل نہ ہوتا
 کہ لگے ہزار سال کی محمدیت آپ کو دے
 دیا جاتی۔ یہ سب نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ہے۔ جو آپ ہے وہ شخص جو یہ کہے
 کہ میں نے آپ کے نبی بننے کے باوجود خدا کی
 محبت اور نیوٹن کو پایا اور وہ بھی یحییٰ بن
 کنا جو ہماری طرف اس بات کو منسوب کرنا
 ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم کرے۔ ہم
 اس کامل یقین پر قائم ہیں کہ محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض پہلے ہی جاری
 تھے۔ (۲) آپ کی بعثت سے بھی (۳) اور آپ کی
 بعثت کے بعد بھی جاری رہے۔ اور یہ سب
 تیرا امت تک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی
 خلافت راشدہ کا سلسلہ جاری رہے گا
 یہاں تک کہ بڑی وفات سے بیان کیا
 گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-
 مرفوض و انصاف کی قدرت ظاہر کرنا
 ہے۔ (اللہ تعالیٰ)

(۱) اول خود فیوں کے ہاتھ سے
 اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے
 (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب
 نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا
 سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور
 میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں
 کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کرتے
 ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی
 اور خود جماعت کے لوگ بھی ترس
 میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمر
 ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد
 ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں
 جب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ انہیں تازہ
 قدرت ظاہر کرنا ہے اور گناہوں کی
 جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس
 وہ جو اخیر تک مہر کرنا ہے خدا تعالیٰ
 کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ
 حضرت ابو بکر محمدی کے وقت میں
 ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی موت ایک سب سے وقت موت بھی
 گئی اور بعثت سے پہلے نہیں نادان
 مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی اسے نعم
 کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ جب تعالیٰ
 نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر
 کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا
 اور اسلام کو باوجود ہونے کو حصے
 تمام لیا اور اس کا وعدہ کو پورا کیا جو
 فرمایا تھا: **لَا يَمُوتُ كَيْفَ تَمُوتُ قَوْمٌ**
يُؤْتِيهِمْ تِلْكَ عِلْمًا وَرُغْمًا نَوْعًا
فَرَأَيْتُمْ كَيْفَ تَمُوتُ بَلَدٌ خَوْفًا
أَمَّنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان
 کے پیر جمادوں کے (یعنی آیت
 استخفاف کے وعدہ کو پورا کیا اور آیت
 استخفاف میں انجن کا وعدہ نہیں ہے
 خلافت کا وعدہ ہے)۔ سو اسے
 عزیز و واجب کہ قدیم سے سنت اللہ ہی
 ہے کہ خدا تعالیٰ کو قدرتیں دکھاتا
 ہے تا حوالوں کی دو چھوٹی ٹوٹیشنوں
 کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب
 ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت
 کو ترک کر دے (اب) و چونکہ حضرت
 موعود علیہ السلام کی جماعت میں قدامت
 سے سنت اللہ کے مطابق کوئی
 کو خلیفہ اور چائین بنایا گیا نہ کسی
 نبی کی جماعت میں یہ قدیم سے سنت
 ہیں نظر آتی ہے) (۳) انہی تمہیری
 اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس
 بیان کی لیکن مت ہوا تمہارے
 ولی پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے
 لئے دوسری قرآنہ کا جو دکھنا ضروری
 ہے۔ (۴) فیوں کے ہاتھ سے خدا کا حصہ ہیں

ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر
 ہے کیونکہ وہ دہائی ہے جس کا سلسلہ
 قیامت تک منقطع نہیں ہوگا
 (الوہیت ص ۱۲۷)
 پس یہ سلسلہ خلافت کی دو شاخوں کا
 میں نے اس وقت ذکر کیا ہے۔ ایک تفصیل
 کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ایک کی طرف
 اختصار سے اشارہ کیا ہے یعنی (۱) چودہ
 خلفاء کا وہ سلسلہ جس کے سر پر بطور سربراہ اعظم
 اور افضل ارسل محمد و انصاف کی حیثیت سے
 حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور
 جس کے آخر میں مسیح موعود علیہ السلام جس
 کا اپنا وجود ہی کوئی نہیں۔ اس سلسلہ میں
 کو سمجھانے کے لئے بعض دفعہ عظیم روحانی
 فرزند بھی کہہ دیتے ہیں۔ موعود صریح اور موعود
 مہدی بھی کہہ دیتے ہیں۔ لیکن سچی بات یہ
 ہے کہ

انسان کی بان میں وہ لفظ بھی نہیں بنا
 کہ ہم اس مقام کو بیان کر سکیں جس مقامی محمد
 کے مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 نے پایا اور کمال فرمایا اپنے وجود پر بطور کی
 آیت کا ایسا وجود ہی باقی نہ رہا۔ سارا وجود
 سارے افلاق سارے جزائر اور ساری
 قرین اور استغفار اور محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہو گئے۔ تفسیر بن
 ہوا آپ ہی دنیا میں دوبارہ نازل ہو گئے
 ہرگز نہ رنگ میں۔ یہ تفسیری زبان سے
 کسی کو اعلان کر کے کی ضرورت نہیں کیونکہ
 تمہیں زبان کا اوج ماری دنیا میں پایا جاتا
 ہے اور اس کا سبب پایا جاتا ہے کہ بعض باؤں
 کی حقیقت کے اظہار کے لئے الفاظ
 نہیں ملتے۔ اس لئے سارا یہ ہی جاتی ہے
 دوسرے خلافت راشدہ کو دوسری
 شاخ ہے جو ان بارہ سے مختلف ہے یعنی

خلفائے راشدین
 یہ سب یعنی پہلی شاخ کا حصہ بن گئے
 اور چودہ میں سارا ہو گئے۔ اور بعض ایسے
 ہیں جو ان چودہ خلفاء کے سلسلہ میں
 شامل نہیں اور خلافت راشدہ کی دوسری شاخ
 ہم نہیں کہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ
 السلام کی بعثت کے بعد آپ کے مطلق کے
 طور پر آنے والے خلفاء اسی سلسلہ کی
 گزری ہیں۔ پس خلافت راشدہ تو قائم ہے
 حسب وعدہ آیت استخفاف۔ مگر خلافت راشدہ
 کا یہ ایک دوسرا سلسلہ اور دوسری شاخ ہے
 کہ یہاں پر وہی نہیں کچھ آئندہ پر وہی
 بائیں کی جانب تک خدا چاہے گا یہ سلسلہ
 وہی کر لوں کے سوا اسے بڑھتا چلا جائیگا
 پھر آیت استخفاف میں

خلافت کے ایک دوسرے سلسلہ کا وعدہ بھی دیا گیا ہے

جو پہلی دو شاخوں سے مختلف ہے ہے تو یہ
 خلافت حقہ ہی لیکن ہم نے ایک اصطلاح
 بنائی تھی۔ اس لئے اس کو ہم خلافت راشدہ
 نہیں کہتے۔ گو راشد سے وہ بھی بھری ہوئی
 ہے۔ ہم اسے خلافت ائمہ کہیں گے۔ اور
 خلافت کا یہ سلسلہ جو ہے اس کی رو سے
 امت محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں
 خلفاء پیدا ہوئے جیسا کہ امت موسویہ میں
 سینکڑوں ہزاروں خلفاء پیدا ہوئے۔ کچھ
 انبیاء کے نام سے اور کچھ ربانی علماء کے
 نام سے آئے۔ پس گناہ جو آیت استخفاف
 میں ہے یہ گناہ ہم سے ایک دوسرا وعدہ
 بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ جس طرح امت محمدیہ
 میں اللہ تعالیٰ کے ہزاروں نیک بندے
 خلیفہ کی حیثیت میں یعنی نائب رسول کی حیثیت
 میں رسول ہی کا کام کرنے والے پیدا ہوئے
 اسی طرح امت محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں
 ایسے خدا کے بزرگ بندے بنائے اور کم
 اللہ علیہ وسلم سے فیض پائے والے پیدا
 ہوں گے جو اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں
 گے۔ اور جیسا کہ ایک آیت وقت میں امت
 موسویہ میں چار چار نائب اور خلیفہ بھی پیدا
 ہوئے اس کے مقابلہ میں چونکہ امت محمدیہ
 کا دائرہ وسیع ہے ہو سکتا ہے کہ امت
 موسویہ کے چار سو کے مقابلہ میں ایک ہی وقت
 میں چار ہزار بزرگ پیدا ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام
 کی حیثیت میں اور آپ کی نیابت میں آپ کا
 کام کریں اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی شان ظاہر ہوگی۔
 پس یہ سچی گناہ کے لفظ میں ایک وعدہ
 ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس
 پر بھی بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے ہیں
 اچھے بڑھ دوں گا آپ بھی اس پر غور
 کریں بھی بعد میں مختصر طور پر نتیجہ لگاؤں
 گا۔ آپ فرماتے ہیں :-
 "جس بات میں خدا تعالیٰ تشریح
 موسوی کی کہ یہ ہزار ہا نبیوں کے
 ذریعہ سے کرنا ہے اور گوہ صاب
 کتاب نہ تھے مگر کوشش و تہمت
 موسوی تھے۔ یہ امت الامم سے
 قال اللہ تعالیٰ کتب خیر
 امة اخرجت للناس
 کیونکہ مگر یہ ہے کہ اس امت
 خدا تعالیٰ بالکل گوشہ خاطر
 سے فراموش کر دے"

رکعتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حاجی محمد دلی اللہ صاحب - ۳۰ دسمبر ۱۸۸۸ء
شہداتِ مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول
(منہ)
پھر آپ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ وعدہ دیکھ چکا ہے

کہ اس دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا۔ آیت اختلاف میں یہ وعدہ دیا۔ قیامت تک اس کو قائم کرے گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا۔ اور اس کو معدوم نہیں ہونے دے گا۔ فرمایا:-
”پس یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلی طور پر انوار نبوت پاکر دنیا کو ملازم کریں۔ اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی برکات لوگوں کو دکھلا دیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کے لئے تمام حجت بھی مختلف رنگوں سے پوا کرتا ہے اور مجدد وقت ان قولوں اور ملکوں اور کمالات کے ساتھ آتا ہے جو موجودہ مفسد کا اصلاح پانا ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے۔ اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور مسلمانوں اور محدثوں پر ہی نظر ڈالی جائے تو ان کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو وہ سو برس کے عرصہ میں یعنی حضرت موسیٰ سے حضرت مسیح تک ہزار ہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے جو خادموں کی طرح کمر بستہ ہو کر تورات کی خدمت میں مشغول رہے۔ اب کوئی سوچنے والا سوچے کہ جس حالت میں موسیٰ ایک محدود شریعت کے لئے تورات میں تمام قولوں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اس کا درمیں پورا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے یہ احتیاط نہیں کیا کہ ہزار ہا نبی اس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے۔ اور بار بار آئے اس لئے نبیوں نے ایسے نشان دکھائے کہ گویا بنی اسرائیل نے سب سے پہلے سے خدا کو پہچان لیا تو پھر یہ امت جو خیر الامم کہلاتی ہے اور خیر المرسلین کے واسطے سے نیک رہی ہے کیونکہ ایسی برکت سمجھی جائے کہ خدا تعالیٰ نے صرف تیس برس اس کی طرف نظر رحمت کر کے

اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے منہ پھیر لیا۔۔۔ کیا اس کریم خدا سے ایسا ہو سکتا ہے۔ جس نے اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے مفسد دور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ پہلی امتوں پر تو خدا تعالیٰ کا رحم تھا اس لئے اس نے تورات بھیج کر پھر ہزار ہا رسول اور محدث تورات کی تائید کے لئے اور لوگوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے لیکن یہ امت مورد غضب تھی اسی لئے اس نے قرآن کریم کو نازل کر کے ان سب باتوں کو بھلا دیا۔ اور ہمیشہ کیلئے علماء کو ان کی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا۔۔۔ لیکن دین اسلام کے طالبوں سے لئے وہ انتظام نہ کیا۔ گویا جو رحمت اور عنایت باری حضرت موسیٰ کی قوم پر تھی وہ اس امت پر نہیں ہے۔۔۔۔۔ انسان نہایت ضعیف اور ہمیشہ تقویت ایمان کا محتاج ہے اور اس راہ میں اپنے خود ساختہ دلائل کبھی کام نہیں آسکتے جب تک تازہ طور پر معلوم نہ ہو کہ خدا موجود ہے۔ ہاں بھو ایمان جو بدکاروں کو رد نہیں سکتا نقلی اور عقلی طور پر قائم رہ سکتا ہے۔ اور اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حفاظت سے ہوگی۔ دستبردار ہو جائے۔۔۔۔۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گذشتہ دین کو پھر دیوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے اعتراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے: **مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ نَسَاؤُا لَكُمۡ هُمۡ اَنۡفَاۡمٌ مِّسۡقُوۡنٌ** یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص اس کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔

خلاصہ اس تمام تفسیر کا

کسی قدر اختصار کے ساتھ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دلائل مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات حضرت ماری ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں نشا اور فتنوں کے وقتوں میں ایسے مسلح آتے رہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہو کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر ایک امت جو دین سے علی گئی ہو اس کو دور کریں

اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صدا پھر ایک پہلو سے لوگوں کو دکھلا دیں اور اسے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں (شہادت القرآن طبع اول منہ ۳-۲۱) دلائل مذکورہ دینے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ:-

”خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔۔۔۔۔ چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و ادنیٰ ہیں خلقی طور پر ہمیشہ کے لئے قیامت قائم رکھے۔ سو اس عرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو نخبیز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔۔۔۔۔ اور پھر یہ آیت خلافت، ائمہ پر گواہ ناظق ہے: **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِمَّا بَعَدَ الذِّكْرِ اَنَّ اَلۡرِضۡیَ لَیۡرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّٰلِحِیۡنَ** کیونکہ یہ آیت صاف صاف دیکھا رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ پھر تھا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے ذرات دہا تیار ہائیں گے نہ صالح اور سب کا ذرات وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر بھیجا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کر رہا ہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیے تھا کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔۔۔۔۔ تو پھر کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا وجود سو برس تک سلسلہ محمدیہ اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے۔ (شہادت القرآن) اور دوسری جگہ آیت نے فرمایا ہے کہ

امت موسویہ میں ہزار ہا خلفاء اس سلسلہ میں پیدا ہوئے

ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی ہوتا تھا جو تجدید دین کے لئے آتا تھا۔ مثلاً جب موسیٰ علیہ السلام کی امت پھیلی گئی تو اس زمانہ میں

ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا یا ان کی تربیت کرنا بڑا مشکل تھا تو جب بنی اسرائیل مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور مختلف قبائل اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ اور بشارت کے مطابق سنوارنا تھا ایسی حالت میں چار چار سو نبی کی بھی ضرورت پیدا ہوئی۔ چنتے کی ضرورت تھی اور جس رنگ میں ضرورت تھی خدا نے جو وعدہ کیا تھا وہ اس نے پورا کیا کیونکہ

وہ سچے وعدوں والے ہیں

آیت فرماتے ہیں:-
”برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی مینائی رہے گی۔ اور غیر مذہب دانے تم سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور یہ روحانی زندگی اور باطنی مینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دولت بخشنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے فطرت میں خلافت کہتے ہیں۔“

شہادت القرآن طبع اول منہ ۳-۲۸

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:-
”حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپ جیسا سے ہو کر اور آپ کی تہ سے۔ اور خلیفان کا سلسلہ جاری ہے کہ ہزاروں اس امت میں سے مکالمات اور مخاطبات کے شرف سے مشرف ہوئے اور انبیاء کھڑے تھے ان میں موجود ہوتے رہے میں لیکر ان بڑے بڑے بزرگ گذرے میں جنہوں نے ایسے وعدے کئے جنہاں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ایک کتاب فتوح الغیب ہی کو دیکھ لو“

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۲۴)

پھر آپ نے تختہ گوڑویہ میں یہ فقرہ لکھا ہے جسے چڑھ کر بڑی لذت آتی ہے۔ وہاں بحث یہ ہے جہاں سے میں نے یہ فقرہ لیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ سب سے سچے صدیوں انبیاء بزرگ تقدس اور شرف انہی پانے والوں کی ہوں گے اور اسلام انہی روحانیت کے کمال کو پہنچا ہوا ہو گا لیکن پھر اس کے بعد ایک تشریح کا دور آئے گا جو ہزار سالہ دور ہے۔ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح پر اس دور کو بیخ انوح کا زمانہ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اس غیرت کی وجہ سے جو اسلام کے لئے آپ کو تھی اور اس شدید محبت کی وجہ سے جو آپ کے

دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غمی یہ خیال پیدا ہوا کہ ستر عرض یہ اعتراض کرے گا کہ پہلی تین صدیوں کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا یہ کیا ہوا۔ اس سے نجا کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

”گو دوسرے فرقوں کی نسبت زمینی زمانہ کے صلئے امت محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعات کے ایک فریائے عظیم کی طرح ہے۔“

(تحفہ گوگردیہ طبع اول ص ۱۰۰۔ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۲۲۷)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ آیت استخلاف میں ”کتابا“ کے لفظ کے ساتھ ایک اور سلسلہ خلافت کا وعدہ بھی کیا گیا ہے اور یہ دوسرا سلسلہ خلافت ہے۔

پہلے دو سلسلہ یا خلافت واصل ایک ہی سلسلہ کی دو شاخیں ہیں

ان کو میرے خلافت راشدہ کا نام دیا ہے یہی نام میرے خیال میں زیادہ مناسب ہے تو ایک تو خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو در شاخوں پر مشتمل ہے اور جسے میں خلافت راشدہ کا نام دیتا ہوں اور ایک تو دوسری خلافت کا وعدہ ہے جو خلافت ائمہ ہے اور اس کا وعدہ بھی کتابا کے لفظ میں ہے کہ جس طرح حضرت مسیٰ علیہ السلام کی امت سے یہ وعدہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو اس رنگ میں پورا کیا کہ حضرت مسیٰ کی امت کو اپنے مذہب اور ہدایت اور تورات سے دور جانے سے بچانے کے لئے حسب ضرورت ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی پیدا کئے

وکی طرح امت محمدیہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ امت محمدیہ میں قرآن کریم کے انوار کی روشنی میں رہنے کیلئے ہر زمانہ میں ہر ملک میں ہر قوم اور شہر میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور اس دور کے سلسلہ خلافت کی کڑیاں بنیں گے۔ وہ دنیا کی صحیح قرآنی تفسیر کی طرف بلائے دئے ہونگے اور وہ بخیر ہونگے اور وہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دیا ہے اور ان کی کثرت ہی ان نجوم کی کثرت کی طرح ہے جو آسمان پر ہوتے ہیں۔

پس اس سلسلہ خلافت میں در چار بار بار کامرانی نہیں ہزاروں لاکھوں میں جو امت محمدیہ سے پیدا ہوں گے اور اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں گے اور ان کی مثال نجوم کی مثال ہے اور ان کی تعداد کی کوئی حد نیست نہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے پیدا ہونگے اور کتنے پیدا ہوں گے جیسا کہ امت موسویہ میں ہزاروں

اس قسم کے خلفاء پیدا ہونگے اسی طرح امت محمدیہ میں ہزاروں ہونگے لیکن شاید کہ وہ اس قسم کے خلفاء پیدا ہوں گے کیونکہ امت محمدیہ اپنی وسعت مکانی اور وسعت زمانی میں امت موسویہ سے بہت بڑھ کر ہے

ایک سوال رہ جاتا ہے

کہ اس دوسری قسم کے خلفاء کا رشتہ اور تعلق پہلی قسم کے خلفاء سے کیا ہے کیونکہ کوئی کہہ سکتے ہے کہ اگر ایک ہی ذمت میں یہ خلفاء پیدا ہو گئے تو کہیں ان کی ذمت نہیں ہو جائے گی یعنی ہر ایک اپنی جلائے تو اس کے متعلق اسلام نے ہمیں یہ بتلایا ہے کہ پہلا سلسلہ تو وہ ہے کہ جس سلسلہ کا خلیفہ اپنے ذمت کے تمام خلفاء کا سردار ہوتا ہے اور وہ اس کے اجراء ہوتے ہیں یہ کہنا کہ حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں حضرت عمر بن حضرت عثمان بن حضرت علی اور دیگر بزرگ صحابہ میں روشد و ہدایت نہیں تھی غلط ہے

حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ تمام بزرگ صحابہ جن میں سے بعض کو بعد میں خلافت ملی۔ اگر انکے کہنے میں علی علیہ السلام سے اس کے مطابق جس کا میں نے اب آخر میں ذکر کیا ہے امت محمدیہ کے خلفاء کے ذمہ ہیں کہ تمہیں وہ مبلغ اور ائمہ تھے مگر نہ شریعت کے استحکام اور اشاعت قرآن کی بہم میں خلیفہ وقت کی مدد کرنے والے تھے اور خلافت کے ماتحت تھے

اگر خلافت راشدہ سے اپنا تعلق قطع کر لیتے تو وہ خدا کی نگاہ میں خدا سے دور ہو جاتے اور تمام برکتیں ان سے چھین لی جاتیں جیسا کہ ان لوگوں سے برکتیں چھین لی گئیں جنہوں نے ظاہری طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کیا لیکن حضرت ابو بکر سے علیہ السلام سے گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات نہیں مانتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے تھے آپ ہم میں نہیں رہتے تو ہم آزاد ہو گئے۔ بعض ایسا کہنے والے بھی تھے

لیکن ساری برکتیں ان سے چھین لی گئیں اور ان کے ناموں سے بھی آپ ذات نہیں لیکن اس دوسرے سلسلہ خلفاء امت اصحار امت ائمہ امت خلافت راشدہ کے ماتحت ہوتے ہیں اگر اس سے اپنا رشتہ قطع کر لیں تو ہم باوجود بن جاتے ہیں خدا تعالیٰ کا ان سے تعلق قطع ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ جاتے ہیں۔ لیکن جب تک ان کا رشتہ قائم رہتا ہے خلافت راشدہ کا خلیفہ ان تمام کا سردار ہوتا ہے اور ان کو شریعت سے وہ خلیفہ وقت جس کے ماتحت دوسروں کی نسبت زیادہ اس دور کے سلسلہ کے خلفاء دائم موجود ہوں کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی طاقت دی ہے جس سے وہ ہتھیار دے دے ہر جو بعض دوسروں کو نہیں دے

اس لئے ایک موقع پر حضرت علی کو یہ کہنا پڑا جس کے خلاف کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

پہلے دو سلسلہ یا خلافت واصل ایک ہی سلسلہ کی دو شاخیں ہیں

ان کو میرے خلافت راشدہ کا نام دیا ہے یہی نام میرے خیال میں زیادہ مناسب ہے تو ایک تو خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو در شاخوں پر مشتمل ہے اور جسے میں خلافت راشدہ کا نام دیتا ہوں اور ایک تو دوسری خلافت کا وعدہ ہے جو خلافت ائمہ ہے اور اس کا وعدہ بھی کتابا کے لفظ میں ہے کہ جس طرح حضرت مسیٰ علیہ السلام کی امت سے یہ وعدہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو اس رنگ میں پورا کیا کہ حضرت مسیٰ کی امت کو اپنے مذہب اور ہدایت اور تورات سے دور جانے سے بچانے کے لئے حسب ضرورت ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی پیدا کئے

وکی طرح امت محمدیہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ امت محمدیہ میں قرآن کریم کے انوار کی روشنی میں رہنے کیلئے ہر زمانہ میں ہر ملک میں ہر قوم اور شہر میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور اس دور کے سلسلہ خلافت کی کڑیاں بنیں گے۔ وہ دنیا کی صحیح قرآنی تفسیر کی طرف بلائے دئے ہونگے اور وہ بخیر ہونگے اور وہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دیا ہے اور ان کی کثرت ہی ان نجوم کی کثرت کی طرح ہے جو آسمان پر ہوتے ہیں۔

پس اس سلسلہ خلافت میں در چار بار بار کامرانی نہیں ہزاروں لاکھوں میں جو امت محمدیہ سے پیدا ہوں گے اور ان کی کثرت ہی ان نجوم کی کثرت کی طرح ہے اور ان کی تعداد کی کوئی حد نیست نہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے پیدا ہونگے اور کتنے پیدا ہوں گے جیسا کہ امت موسویہ میں ہزاروں

اس لئے ایک موقع پر حضرت علی کو یہ کہنا پڑا جس کے خلاف کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

نہ اس میں اپنا کوئی علم۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو اس کو کسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے رسول نے اس شخص کو بھیجا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافت راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہ خلافت ائمہ کے جو منصبی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں دیکھا دل جو خلیفہ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے دھڑک رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ان کو طاقت بخشی رہے گی۔ آپ کے روحانی فیوض سے وہ ہمہ بیتے رہیں گے۔ اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا اور غالب رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعام اور اس کے نفلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافت راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آ جاتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بہت مت پیدا نہ ہو۔

اب میں دعا کروا دیتا ہوں

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام وعدوں کو آپ کے اور آپ کی نسلوں کے وجود میں پورا کرے جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کو امت سلمہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنے نفلوں کے ستر سے بھی آپ کو محفوظ رکھے اور دوسرے کے نفلوں کے ستر سے بھی آپ کو محفوظ رکھے۔ فرشتوں کا پہرہ آپ پر ہمیشہ رہے۔ خدا اور اس کے فرشتوں کو محبت کے بول آپ کے کانوں میں ہمیشہ پڑتے رہیں۔ آپ کی آنکھیں اس کے نور سے ہمیشہ ماور رہیں۔ آپ کے سینے اس کی قدسیت سے ہمیشہ تزکیہ حاصل کرنے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اور ہر رنگ میں آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے ساتھ رہے

آمین

در الفضل جلد سالانہ نمبر ۱۹۶۸ء۔ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

ذمت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

چنانچہ حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے بیکہ کہا۔ اور تمام احمدی جماعتوں اور گھرانوں میں قرآن مجید پڑھنے۔ سیکھنے اور سکھانے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے انوار و برکات سے ہمارے گھروں کو بھر دے۔ آمین۔

چھٹی برکت، وقف عارضی کی تحریک

جماعتوں کی تربیت اور روحانی بیداری کا سامان پیدا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور بار بکثرت آسمانی تحریک کا آغاز فرمایا۔ جس کو وقف عارضی کی تحریک کہتے ہیں۔ چنانچہ حضور ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں :-

”جہاں احباب جماعت مالی قربانیوں میں دن بدن آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں انہیں اپنے اوقات کی قربانی کی طرف بھی زیادہ متوجہ ہونا چاہیے۔ اور اس کے لئے میں جماعت میں یہ تحریک کرنا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جہاں جگہ بھی پایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے میں اپنے خرچ پر رہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں“

ساتویں برکت

تحریک وقف جدید کے کاموں اور اخراجات کے مقابل پر آمد کی کمی کو دیکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نطفال الاحمدیہ سے تحریک کی :-

”میں آج اٹھدی بچوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں رشتہ پڑ گیا ہے۔ اُسے پر کمزور اور اس کمزوری کو دور کرو۔ جو اس تحریک کے کام میں واضح ہو گئی ہے“

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

چنانچہ اطفال الاحمدیہ اپنے محبوب ابا و آقا کی اس تحریک میں خوب جوش اور ہمت سے حصہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے پیارے امام نے ان کے لئے خدائی بیٹوں کے حصول کا ایک دروازہ کھول دیا

ہے۔ **اللَّهُمَّ زِدْ قَرْدًا**۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **اٹھویں برکت** خطبہ جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء میں اعلان فرمایا :-

”اس لئے میں آج موسیٰ صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موسیٰ صاحبان پاتے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیے یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری و صایا ہوگا“

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

اس سیکرٹری و صایا کا کام دوسرے غیر موسیٰ صاحبان کو تحریک کر کے وحدیت کروانے کے علاوہ جماعت میں علوم قرآنی کی ترویج و اشاعت بھی ہے۔ کیونکہ وحدیت کی ایک اہم غرض اشاعت دین ہے۔

نوئیں برکت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جہاں تہذیب و اخلاقیات احسانات ہیں۔ حضور ہی کے عہد خلافت میں خیر مالک میں تبلیغ اسلام کا شاندار کام شروع ہوا۔ جس کے خوش کن نتائج آج دنیا کے سامنے ہیں۔ نومبر ۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریکات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ”فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ“ کا قیام عمل میں آیا۔ گویا یہ فنڈ حضور مصلح موعود کی پیاری یادگار ہے۔ اس فنڈ میں احباب جماعت سے ۲۵ لاکھ جمع کرنے کی تحریک کی گئی تھی جماعت نے بڑے خلوص اور محنت کے ساتھ اس پر بیکہ کہتے ہوئے ۳۷ لاکھ تک اس فنڈ کو پہنچا دینے کا عمل ثبوت سے دیا۔

اس فنڈ کے قیام کی دو اہم غرضیں ہیں :-

اول :- دنیا میں تبلیغ اسلام کا نظام وسیع سے وسیع تر کرنے کے۔ ایسے بشرین و مہینین تیار کئے جائیں گے اور بیرونی مشنوں کی تبلیغی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

دوم :- بعض اعلیٰ دماغ کے نوجوان ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی صحیح تعلیم و تربیت میں مدد دیا جائے۔ تو وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں کی قابلیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ان کی اس فنڈ میں سے امداد کی جائیگی۔

دسویں برکت، اہل یورپ کو انداز

حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو سفر یورپ پر جانے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ نے اس سفر کو ہر لحاظ سے برکتوں سے بھر دیا۔ حضور نے اس سفر پر روانہ ہونے سے قبل ۲۳ جون ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا :-

”خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں۔ نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومی بھی پہچانے لگیں جو سیکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکی پھری رہی ہیں اور انسانیت کے عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے۔ تاکہ وہ ابدی حیات کے وارث ہوں۔ تاکہ ان گروہ میں شامل ہو جائیں۔ تا ان کی بدبختی دور ہو جائے“

چنانچہ اس مبارک تبلیغی و تربیتی سفر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۶ جولائی ۱۹۶۶ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو کوپن ہیگن ڈنمارک میں مسجد ”نسرت جہاں“ کا افتتاح فرمایا۔ اور مختلف ممالک کا دورہ فرماتے ہوئے مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۶ء کو بحیرت اور کامیاب و با مراد ہو کر ربوہ واپس پہنچ گئے۔

اس سفر کے دوران میں حضور نے جرمنی سوئٹزر لینڈ۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک اور انگلینڈ کے احمدی مشنوں کا معاہدہ فرمایا۔ اسلام کے منتقلی بیکرز دئے۔ پریس کانفرنسوں کو

خطاب فرمایا۔ ٹیلیویشن و الوں کو انٹرویوز دئے۔ اس طرح بڑے ہی مؤثر طریق پر جماعت اٹھدہ کا پیغام اکناف عالم تک پہنچ گیا۔ ٹیلیویشن اور ریڈیو پر اعلانات ہوتے رہے۔ ہر ملک کے اخبارات میں حضور انور کی مسخور کن روحانی شخصیت اور جماعت کے بارے میں اچھے اچھے نوٹ اور مضامین شائع ہوتے۔ گویا ہمارے آقائے مآب کی تاریکی میں جو شمع روشن کی اس کی کرنوں کو خدا تعالیٰ نے زمین کی دستوں تک پہنچا دیا۔

ایک انداز

اسی سفر کے دوران میں کو حضور نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے اہل یورپ کو انداز فرمایا کہ :-

”دنیا میں تباہی کی آگ بھڑک رہی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹنے سے سایہ تلے پناہ لے کر اس آگ سے محفوظ ہو جاؤ۔ آج دنیا کے پردہ میں صرف اسلام ہی ہر لحاظ سے کامل اور اس کی پیروی زندہ مذہب ہے۔ اس کی پیروی سے آج بھی زندہ نشانات اور آسمانی بشارات کا ذاتی طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے“

نیز فرمایا :-

”میرے سفر یورپ کا مقصد اہل یورپ کو یہ پیغام دینا ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹنے سے تلے جمع ہو کر اپنے تئیں تباہی سے بچالیں“

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَاسِيَةٌ۔ اگرچہ یہ موعودہ خاصہ طویل ہے مگر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ **فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلِيِّ ذَلِكِ**

قسم کی فضیلت مام کی اطاعت میں ہے

سیدنا حضرت المصلم الموعود رضی اللہ عنہ کے ایک بصیرت افروز ارشاد ”یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جانتے۔۔۔۔۔ ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں اٹھدہ پر ایمان لاتا ہوں۔ خدا کے حضور اُس کے ان وعظوں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پانگولوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنا زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حق دار نہیں ہو سکتا“

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء)

معاونین خاص تحریک جدید

① مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب سوگھڑی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دیا ہے کہ معاونین خاص تحریک جدید پر سب سے اول لیکچر کہہ کر بیعت لے جائیں۔ انہوں نے اپنا وعدہ چار صد پانچ سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی پیش کش قبول فرماتے۔ اور اُن احباب کی بھی جو تحریک سے قبل ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ ادائیگی سالہا سال سے کرنے کا وعدہ سے معاونین خاص میں شمار ہوں گے۔ امید ہے دیگر صاحب توفیق احباب بھی اس حصولِ ثواب کے موقع سے مستفید ہوں گے۔

② احباب وعدوں کے پورا کرنے اور جنہوں نے وعدے نہیں کئے وہ وعدے کرنے کی طرف مہربانی کر کے توجیہ فرمائیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

”اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ ”تحریک جدید“ میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ آئندہ سال اُسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔۔۔۔۔ جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی، اُن کو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چاہیے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیے“

دیکھیں اہمال تحریک جدید قادیان

منظوری تہذیبیہ اہمال جماعت احمدیہ سوگھڑی (اٹلسیم) حضرت امیر المؤمنین ایڈم اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش جنت احمدیہ سوگھڑی ضلع کلکتہ اٹلسیم کے عہدیداران کیلئے مندرجہ ذیل منظوری عطا فرمائی ہے:-
(۱) - امیر جماعت احمدیہ - مکرم مولوی سید محمد اجماع صاحب۔
(۲) - نائب امیر جماعت احمدیہ - مولوی سید غلام اجماع صاحب - ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ میں خلافت کی فہمیت - یقیناً

گذاری کا جو حسرت کے ساتھ نقشہ پیام علی نے پیش کیا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت مبایعین اپنے محبوب امام اور برحق خلیفہ کے ساتھ اسی نوع کی اطاعت بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ذابیت کا نمونہ دکھا رہا ہے۔ خلافتِ ثانیہ کا ۵۲ سالہ کامیاب دور ایک واضح حقیقت دنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے اور اب خلافتِ ثالثہ کا موجودہ وقت ہر چشم بینا کے لئے دعوتِ فکر دے رہا ہے۔ یہ نعمتِ خلافت ہی کی برکت ہے کہ سچا اور حقیقی اخوتِ اسلامی کا وہ شاندار نمونہ جو صدر اسلام میں دیکھا گیا اب جماعت احمدیہ میں دیکھا جاسکتا ہے اور دوسری طرف محبوب امام ہمام کے مبارک دل میں بھی افرادِ جماعت کے لئے محبت کا ایک دریا مرجزل ہے۔ اس کی نظیر زندہ لوگوں میں اور کسی جگہ نہیں ملتی۔

وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. مَتَّعَنَا اللَّهُ بِطَوْلِ حَيَاتِهِ وَبَرَكَاتِ خَلْقِهِ. آمین:-

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال

بقایا دار جماعتوں کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ مالی سال میں مجموعی طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی آمد کی پوزیشن بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی ہے۔ جن جماعتوں نے اپنے گذشتہ مالی سال کا بجٹ آمد چنہ جاتا، پورا کیا ہے نظارت ہذا اُن کے تعاون کی ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جملہ احباب اور جماعتوں کو بڑھ چڑھ کر خدمتِ سلسلہ اور قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بجٹ و معمولی اور بقایا کا جماعت وار جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی گذشتہ مالی سال میں متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی اور چند ایک جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی میں کافی کمی ہے۔ ایسی جملہ بقایا دار جماعتوں کے نام نظارت ہذا کی طرف سے سال رواں کے مشخصہ بجٹ کے ساتھ بقایا کی اطلاعات بھی بھیجواتی جا رہی ہیں۔

بقایا جات کی ادائیگی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اٹھنی ارشاد فرماتے ہیں کہ:- ”میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقا سے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے بر بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔“

نیز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:- ”یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا تعالیٰ اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دینگا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔“

لہذا حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور تہذیبیہ اہمال مال اس نئے شروع ہونے والے مالی سال میں ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ اس مالی فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں اور ہر جماعت کے دوست یہ کوشش کریں کہ اُن کا آئندہ قدم ترقی پر ہو اور جن جن جماعتوں میں گذشتہ مالی سال میں کچھ سستی اور غفلت ہوئی ہے اس سال میں وہ اپنے بقایا جات کو صاف کر کے سابقہ کوتاہی کا ازالہ کر سکیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست و دعا

خاکسار کے تایا مکرم حاجی محمد حسن صاحب یا دیگر موصوفہ دراز سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں ایک ہفتہ سے یہ حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل دعا و شفا یابی کیلئے درود و نذرانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار بشارت اخصیہ معظمہ جامعہ احمدیہ قادیان

سپیشل کمپوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع، پولیس، ریلوے، فائر سروسز، ہوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، مائینز، ڈیزیز، ویلڈنگ سٹاپس اور فام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوبل ریڈیو انڈسٹریز

انسٹریٹ ویسٹ کولمبو

۱- پریمو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ } شمارہ کا پتہ } ۳۱ لوگھیت پور روڈ کلکتہ ۱۵
فون نمبر ۲۲۴۲ - ۲۳ } گلوبل ایکسپورٹ } فون نمبر ۲۰۱ - ۲۲۲

پرست خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوراً ہی طور پر نہیں لکھتے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پینٹوں سے بچنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ بنات و دستیاب ہو سکتے ہیں۔

الو ریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

قارکینہ "AUTOCENTRE" } فون نمبر 23 - 1652 }
23 - 5222 }

The Weekly Badr Qadian

KHILAFAT NUMBER

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

اجہاب جماعت کے نام ایک ضروری پیغام

۱۹۵۹ء میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی علالت کے آغاز میں جماعت کے تمام افراد کے نام ایک نہایت درجہ اہم اور ضروری پیغام تحریر فرمایا جس میں آپ نے افراد جماعت کو مختلف اہم امور کی طرف ناصحانہ رنگ میں توجیہ دلائی۔ اجہاب کے ازدیاد ایمان اور اس کی اہمیت کے پیش نظر حضور کے اس روح پرورد پیغام کا ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں :-

اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک ریح بوقی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دُنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دُنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دُنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اونچا کرے۔ تاہم گ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دُنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔ کیا ہمارا خدا اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا جتنا کہ حضرت مسیح ناصری رکھتے تھے مسیح ناصری تو ایک نبی تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار تھے۔ خدا تعالیٰ اُن کی سرداری کو دونوں جہان میں قائم رکھے۔ اور اُن کے ماننے والوں کا جہنم کبھی نیچا نہ ہو۔ اور وہ اور اُن کے دوست ہمیشہ سر بلند رہیں۔ آمین ثم آمین۔

(منقول از افضصل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)